OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
jirs.uoh.edu.pk/jirs
JIRS, Vol.:6, Issue: 1, Jan – June 2021
DOI: 10.36476/JIRS.6:1.06.2021.12, PP: 103-125

سیرت نگاری کے ارتقائی مراحل بحیثیت مغازی نویسی: تاریخی و تحقیقی مطالعہ

The Evolutionary Stages of Sīrah Writing in the Context of Maghāzī Writing: Historical and Research Study

Dr. Hafiz Muhammad Sani
Head, Department of Quran & Sunnah,
Federal Urdu University, Abdul Haq Campus, Karachi
Dr. Abida Shams
Director, Sheikh Zayed Islamic Center, Karachi

Version of Record Online/Print: 25-06-2021
Accepted: 31-05-2021
Received: 31-01-2021

Abstract

The essence of Khātam al Nabiyyīn is both, a source of growth and guidance for the believers and a center of love and affection. The religious, cultural, political, economic, social system and code of conduct of the Muslims is based on Sirah. An important part of the Prophet's life consists of expeditions involving many economic, political and defense issues. In this article, a glimpse of the writings of Al Maghāzī is being presented with a historical overview. The article presents an analysis of the history of Maghāzī, describing its importance, besides giving writings, services of historians and biography of Sīrah writers of every period of Islamic History, particularly in the early centuries, in academic, historical, and research-based style making prominent. The paper provides a list of books and their authors date-wise and concludes that the compiling the books of Maghāzī started in the time of the Ṣahābah, however, most of the books and manuscripts of the early period were not preserved.

Keywords: *hijrah, sīrah, maghazī, biography, Holy Prophet, literature, Islamic history*

CC BY

تمہید

سرورِ کائنات، خاتم النبیین، حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات گرامی اہلِ ایمان کے لیے سرچشمہ رشد و ہدایت بھی ہے اور مرکزِ عشق و محبت بھی۔ مسلمانوں کا دینی، تہذیبی، سیاسی، معاشی، معاشرتی نظام اور ضابطہ حیات آپ ﷺ ہی کے اسوہ حسنہ پر قائم ہے اور دنیائے عمل بھی آپ ﷺ ہی کے احکام پر استوار ہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب، فخر دو عالم، سرور کائنات، محسنِ انسانیت ﷺ کو آخری رسول، فائنل رول ماڈل اور کامل اسوہ حسنہ بنا کر مبعوث فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ سے آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشوں کو ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کیا ہے، اور آپ ﷺ کی حیات طیبہ کے مختلف اعمال و جہات کو محفوظ کر رکھا ہے، آپ ﷺ کی زندگی کا ایک اہم حصہ غزوات پر مشتمل ہے جن سے بہت سے معاشی، سیاسی اور دفاعی امور متعلق ہیں، اصحابِ سیر و مغازی کو اس موضوع سے خصوصی دلچسپی رہی ہے چنانچہ انہوں نے اس موضوع کی ہر جانب کو کما حقہ سپردِ قرطاس کیا ہے۔ اس آرٹیکل میں کتب سیر و مغازی کا تاریخی جائزہ پیش کرکے ان حضرات کی خدمات کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے۔

تحقیق کا بنیادی سوال

1. کتبِ سیر و مغازی کی تدوین کا آغاز کب ہوا؟
2. سیرت النبی ﷺ کے بنیادی ماخذ کون کون سے ہیں؟
3. عہد نبوی ﷺ کے غزوات اور فتوحات پر مختلف ادوار میں کون سی اہم کتابیں لکھی گئی ہیں؟

سابقہ کام کا تحقیقی جائزہ

سیرت طیبہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر اربابِ قلم نے قلم نہ اٹھایا ہو، چنانچہ مغازی اور سیرت پر بہت سی کتابیں لکھی جاچکی ہیں، بعض لوگوں نے سیرت طیبہ کے مصادر و مآخذ پر آرٹیکلز بھی لکھے ہیں، اور بعض نے ابتدائی سیرت نگاروں کے کام کا تعارفی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے، جیسا کہ ڈاکٹر حاتم نایل ضمور نے اس حوالے سے ایک تحقیقی آرٹیکل لکھا ہے جس کا عنوان ہے: "المصادر الأولية لسيرة الرسول ﷺ و مغازيه" جو کہ مجلۃ العلوم العربیۃ میں شائع ہو چکا ہے۔[1] مگر اس آرٹیکل میں صرف سیرت طیبہ کے چند مآخذ اور ابتدائی دور کی چند کتابوں کا تعارف درج ہے۔ نیز ویکی پیڈیا پر کتبِ مغازی کی ایک ناقص فہرست موجود ہے مگر وہ نامکمل اور انتہائی سطحی ہے۔[2] اس کے علاوہ قاضی اطہر مبارک پوریؒ نے اپنی کتاب "تدوین سیر و مغازی" میں ابتدائی کتب سیرت و مغازی کا تذکرہ کیا ہے،[3] اسی طرح اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، لاہور میں بعض مقالات ہیں جن میں اردو کتبِ سیرت کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔[4] اسی طرح نقوش (رسول ﷺ نمبر) میں بھی بعض کتب مغازی و سیرت کا تعارف درج ہے۔[5] فواد سزکین نے "تاریخ التراث العربی" میں بعض عربی کتب سیرت و مغازی کا تذکرہ کیا ہے جبکہ صلاح الدین المنجد نے " معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ " میں بہت سی عربی کتب سیرت کا ذکر کیا ہے۔ مگر سیرت طیبہ اور مغازی رسول ﷺ پر لکھی گئی تمام کتب کا عہد بعہد تاریخی جائزہ کسی کتاب یا آرٹیکل میں نہیں ملتا۔ اس لئے اس آرٹیکل میں کتب مغازی کا تاریخی و تعارفی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اسلوبِ تحقیق

اس تحقیق کا بنیادی اسلوب استقرائی ہے، جس میں غزوات نبوی پر لکھی گئی اہم کتابوں کا استقرائی جائزہ اور ان کا تعارف

پیشِ نظر ہے۔

سیرت طیّبہ اور مغازی کا تعارف

"سیرت" عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی جمع "سیر" ہے، یہ لفظ دراصل "سارَ یَسْیرُ سَیْراً و مَسِیْراً" سے مشتق ہے۔ معروف عربی لغت "لسان العرب" کے مطابق "سَیْراً" کے معنی ہیں چلنا پھرنا۔[6]

"تاج العروس" کے مطابق "السّیرۃ" کے معنی طریقہ کے ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے "سار الوالي في رعيته سيرة حسنة" حاکم نے رعایا کے ساتھ اچھے طریقہ پر برتاؤ کیا، "احسن السّیر" کا مطلب ہے اچھا طریقہ، "السيرة النبوية" اور کتب السیرۃ کے الفاظ سیرت بھی طریقہ سے ماخوذ ہیں۔ "مغازی" وغیرہ کو الحاقی طور پر یا تاویل کی بناء پر اس میں شامل کیا گیا ہے۔[7]

سیرت کے اصطلاحی مفہوم کے مطابق اس سے مراد رسالت مآب ﷺ کے سوانحی حالات اور اخلاق و عادات کا بیان ہے۔[8]

سیرت کی اوّلین کتب چونکہ "مغازی" کہلاتی تھیں، اس لیے سیرت کے معانی میں خصوصیت سے آنحضرت ﷺ کے مغازی کا بیان اور بعد ازاں آپ ﷺ کی حیات طیّبہ کا بیان شامل ہو گیا۔[9]

مشہور محدث حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ "فتح الباری" میں لکھتے ہیں:

"والسّير جمع سيرة، وأُطلق ذٰلك علىٰ أبواب الجهاد، لأنها ملتقاة من أحوال النبيﷺ في غزواته"[10]

"سیر" لفظ سیرت کی جمع ہے، اس کا اطلاق جہاد کے ابواب پر ہوتا ہے، کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے ان حالات سے ماخوذ ہوتے ہیں، جو غزوات میں پیش آئے۔"

غزو، غزوہ اور مغزیٰ (جمع مغازی) کے لغوی معنیٰ قصد، ارادے اور طلب کے ہیں، اس کے اصطلاحی معنیٰ کفار سے قتال اور جہاد کے ہیں۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"والأصل الغزو القصد، ومغزىٰ الكلام مقصده، والمراد بالمغازي هنا ما وقع من قصدالنبي ﷺ الكفار بنفسه أو بجيش من قبله وقصدهم أعم من أن يكون إلىٰ بلادهم، أو إلىٰ الأماكن اللّتي حلّوها، حتىٰ دخل مثل أُحد، والخندق"[11]

"غزوہ کا لغوی معنیٰ قصد و ارادہ ہے، جبکہ یہاں "مغازی" سے مراد رسول اللہ ﷺ کا بنفسِ نفیس یا اپنے لشکر کے ذریعے کفار کے شہروں یا ان مقامات کا ارادہ کرنا ہے جہاں وہ اترے ہوں، تاکہ اس میں غزوۂ اُحد و غزوۂ خندق وغیرہ شامل ہوں۔"[12]

محدثین کرامؒ کی اصطلاح میں رسول اکرم ﷺ کے خاص غزوات کو مغازی کے علاوہ "سیرۃ" کہتے تھے، مثلاً ابن اسحاقؒ کی کتاب کو "مغازی" بھی کہا جاتا ہے اور سیرۃ بھی، کتب مغازی کا موضوع بھی درحقیقت اکثر سیرت ہوتا تھا۔ آگے چل کر فقہ میں سیرت کے لفظ سے غزوات اور جہاد کے احکام مراد لیے گئے۔[13]

"سیرت" کی اصطلاح کا اوّلین استعمال

(The Encyclopedia of Islam, Leidon, Vol. 4, P: 439) کے مقالہ نگار "G. Levidella Vida" کی تحقیق کے مطابق حضور اکرم ﷺ کی سوانح عمری کے لیے لفظ "سیرت" کا استعمال سب سے پہلے ابن ہشامؒ (م: ۲۱۳ھ) نے کیا۔

اس نے ابن اسحاق (م: ۱۵۱ھ) کی "کتاب المغازی" میں گراں قدر اضافے کرکے اپنی مرتب کتاب کو "السیرۃ" کا نام دیا۔ وہ اسے "ھذا کتاب سیرۃ رسول اللہ ﷺ" یہ کتاب سیرت رسول اللہ ﷺ ہے کہہ کر متعارف کراتا ہے۔[14]

سیرت النبی ﷺ کے مآخذ و منابع

(۱) قرآن کریم۔ (۲) کتب احادیث۔ (۳) کتب مغازی و سیر۔ (۴) کتب تاریخ۔ (۵) کتب تفاسیر۔ (۶) کتب اسماء الرجال۔ (۷) کتب شمائل نبوی ﷺ۔ (۸) کتب دلائل۔ (۹) کتب آثار واخبار۔ (۱۰) معاصرانہ شاعری۔[15]

ڈاکٹر فاروق حمادہ نے اپنی کتاب "مصادر السیرۃ النبویۃ" میں سیرت النبی ﷺ کے مندرجہ ذیل مصادر و مآخذ کا تذکرہ کیا ہے:

(۱) قرآن کریم (۲) کتب احادیث (۳) کتب شمائل (۴) کتب دلائل النبوۃ (۵) کتب مغازی و سیر (۶) تاریخ حرمین شریفین (۷) تاریخ اسلام کی عام کتب (۸) عربی زبان وادب اور عربی لغت سے متعلق کتب۔[16]

کتب مغازی اور سیرت النبی ﷺ کی تدوین کا باقاعدہ آغاز

کتب سیرت و مغازی کی تدوین کا باقاعدہ آغاز اگرچہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (م: ۱۰۱ھ) کے زمانہ میں ہوا لیکن اس کے ابتدائی نقوش اس عہد سے پہلے بھی ملتے ہیں۔ "تدوین سیر و مغازی" کے مؤلف قاضی اطہر مبارکپوریؒ لکھتے ہیں:

"احادیث کی تدوین سے تقریباً سو سال پہلے "سِیر و مغازی" پر کتابیں لکھی جا چکی تھیں۔"[17]

قاضی اطہر مبارکپوریؒ مزید لکھتے ہیں:

"حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین نے کتاب الجھاد والسِّیر میں "باب من حدّث بمشاھدہ في الحرب" کے عنوان سے صحابہ کرام کی زبانی جہاد و غزوات کے واقعات بیان کیے ہیں، وہ سیر و مغازی کے بیان میں غایت درجہ احتیاط سے کام لیتے تھے۔"[18]

پہلی اور دوسری صدی ہجری میں کتبِ مغازی کی تدوین

"مغازی" پر کتابیں ایسے دور میں لکھی گئیں، جس میں باقاعدہ تصنیف و تدوین کا رواج نہیں تھا، صحابہ کرام اور تابعین کے پاس احادیثِ نبوی ﷺ کے صحیفے اور نسخے غیر مرتّب شکل میں موجود تھے، پہلی صدی ہجری کی انتہا اور دوسری صدی کی ابتدا میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے حکم سے احادیث و آثار جمع کیے گئے اور دوسری صدی کے نصف میں فقہی ترتیب و تبویب پر عالم اسلام کے مرکزی شہروں میں کتابیں لکھی گئیں اور باقاعدہ تصنیف و تالیف کا کام شروع ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے مدینہ منورہ میں "علم المغازی" پر کتابیں لکھی گئیں، اس بارے میں انواع حدیث کی اس نوع کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔[19]

یہ کتابیں ابتدائی شکل میں محفوظ نہ رہ سکیں البتہ ان کی روایتیں احادیث اور سِیر و مغازی کی کتب میں آ گئی ہیں۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ کی "کتاب المغازی" ۶۳ھ میں واقعہ حرّہ میں نذر آتش ہو گئی، البتہ ان کے تلامذہ کے ذریعے اس کی بہت سی روایات محفوظ ہیں۔ ابوالاسودؒ کی روایت کا ایک معتد بہ حصہ یکجا ہو کر شائع ہو چکا ہے۔[20]

ابان بن عثمانؒ کی کتاب "المغازی" خلیفہ عبدالملکؒ کے عتاب کی وجہ سے ضائع کر دی گئی اور عام طور سے اس کی روایت

بھی نہ ہو سکی، صرف مغیرہ بن عبدالرحمٰن مخزومیؒ نے جرأت کر کے اس کی روایت کی، اور اپنے شاگردوں کو اس کے پڑھنے کی تاکید کی، کتب مغازی میں ابان بن عثمانؒ کی چند روایتیں ملتی ہیں۔

محمد بن شہاب زہریؒ کی کتاب "المغازی" کا اکثر و بیشتر حصہ ان کے تلامذہ نے اپنی کتابوں میں لے لیا ہے، خاص طور سے موسیٰ بن عقبہؒ، محمد بن اسحاقؒ اور معمر بن راشدؒ اپنے استاد کی روایات کے امین ہیں۔ نیز دوسرے علمائے سِیر و مغازی نے بھی اپنی کتابوں میں زہری کی روایات کثرت سے لی ہیں اور معمر بن راشد کی روایات "مصنف عبدالرزاق" کی "کتاب المغازی" میں اس کثرت سے ہیں کہ گویا وہ ابن شہابؒ کی "کتاب المغازی" ہے۔[21]

تدوینِ مغازی کے ابتدائی ادوار: مختصر تاریخی جائزہ

مدینہ منورہ میں مغازی کی تصانیف و مصنفین کے دو دور ہیں، پہلا دور پہلی صدی ہجری کے نصف ثانی سے اس کے خاتمے تک ہے، جو اسلام میں باقاعدہ تصنیف و تالیف سے قبل تھا۔ اس میں مغازی کے مصنف فقہائے مدینہ تھے، جو حدیث، فقہ و فتویٰ اور دینی علوم کے حامل تھے، جن میں مغازی بھی شامل ہے، جبکہ دوسرا دور دوسری صدی ہجری سے شروع ہوتا ہے، اس میں تصنیف و تالیف کا باقاعدہ سلسلہ چلا، علیحدہ علیحدہ موضوعات پر کتب لکھی گئیں۔ مختلف علوم و فنون کے مصنفین مختلف القاب سے یاد کیے گئے، اسی دور میں محدث، فقیہ، مفسّر، مورخ، اخباری، صاحب المغازی، نسّاب، عالم الاخبار والاحداث وغیرہ کے امتیازی ناموں کا رواج ہوا۔ صحابہ کرامؓ کے بعد ان کے تلامذہ یعنی تابعین کا دور ہے، جنہوں نے احادیث و آثار اور سِیر و مغازی کے واقعات اپنے شیوخ و اساتذہ اور خاندانی بزرگوں سے سن کر بیان کیے، اس طبقے میں انصار و مہاجرین اور دوسرے صحابہؓ کی اولاد میں علم زیادہ رہا۔ ان کے بعد تبع تابعین کا دور آیا، جنہوں نے حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین کرامؒ کے علم کو آگے بڑھایا۔ سیرت نبوی ﷺ اور سِیر و مغازی کا تمام تر سرمایہ ان ہی صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کی روایتوں سے جمع کیا گیا ہے۔[22]

اوّلین کتب سیرت کے باقاعدہ مؤلفین مثلاً محمد بن اسحاقؒ (م: ۱۵۰) اور ان کے معاصرین سے پہلے ہمیں تابعین اور تبع تابعین میں بعض ایسے علماء کے نام ملتے ہیں جنہوں نے سیرت و مغازی پر کام کیا، ان میں ابان بن عثمان بن عفانؒ (م: ۱۰۰ھ) کا نام گرامی زیادہ نمایاں ہے، جن کے متعلق سفیان بن عیینہؒ کا قول ہے:

"لم يكن أحد أعلم بالمغازي والبدريين منه"[23]

"مغازی اور اصحابِ بدر کے متعلق ان سے زیادہ معلومات کسی کے پاس نہیں تھی۔"

آپ کے علاوہ حضرت عروہ بن زبیرؓ (م: ۹۴ھ)، شرحبیل بن سعدؒ، وہب بن منبہؒ (م: ۱۱۴ھ)، عبداللہ بن ابی بکرؒ، عاصم بن عمر قتادہؒ (م: ۱۲۱ھ)، ابنِ شہاب زہریؒ (م: ۱۲۴ھ)، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰنؒ، ابو معمر سلیمان بن طرخانؒ (م: ۱۴۳ھ)، معمر بن راشدؒ (م: ۱۵۲ھ)، ابو معشر السندھیؒ (م: ۱۷۰ھ) اور موسیٰ بن عقبہؒ (م: ۱۴۱ھ) کے نام اس باب میں پیش پیش ہیں۔[24]

مغازی کے ابتدائی مدوّنین

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کا ایک اہم پہلو، مغازی کا فن پہلی صدی ہجری کے نصف اوّل میں ہی ضبطِ تحریر میں آنے لگا تھا۔ مغازی کے موضوع پر کتابیں تالیف کرنے والوں میں سب سے پہلے حضرت ابان بن عثمان بن عفان (۲۰ھ - ۱۰۰ھ/ ۶۴۰ء - ۷۱۸ء) کا نام آتا ہے۔ تابعین میں انہوں نے حدیث، فقہ، اور مغازی کے عالم کی حیثیت سے شہرت حاصل کی۔ آپ نے "مغازی" کی سب سے پہلی کتاب مرتب کی تھی جسے مغیرہ بن عبدالرحمٰنؒ نے روایت کیا تھا۔[25]

حضرت ابانؓ کے بعد حضرت عروہ بن زبیر بن عوامؓ (۲۳ھ - ۹۴ھ / ۶۴۴ - ۷۱۳ء) کا نام آتا ہے جن کی متعدد روایات کتب تاریخ میں ملتی ہیں اور ان کے علاوہ خلیفہ عبدالملک بن مروانؒ (۶۵ھ - ۸۶ھ / ۶۸۴ء - ۷۰۵ء) کو تحریری یادداشتیں بھی بھیجا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ان کو بجا طور سے تاریخ اسلام کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ شرحبیل بن سعدؒ (م : ۱۲۳ھ) اس سلسلے کی ایک اور پرانی کڑی تھے، لیکن ان سے زیادہ اہم ایک یمنی تابعی وہب بن منبہؒ (۳۴ھ - ۱۱۰ھ / ۶۵۴ء - ۷۶۸ء) تھے جو غالباً یہودی خاندان کے فرد تھے، کچھ تو انہوں نے خود اور کچھ ان کے بعد دوسروں نے ان کے نام سے منسوب کرکے سیرت نبوی ﷺ میں اسرائیلیات کو جگہ دی، خاص کر سلسلہ انبیاء کے بیان میں۔ مغازی نگاروں کے اسی سلسلے میں عاصم بن عمر بن قتادہ انصاریؒ (م : ۱۲۰ھ) بھی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، جو دمشق و مدینہ میں مغازی پر مجالس منعقد کرتے اور بعد میں ان کو قلم بند کر لیتے، محمد بن مسلم بن شہاب زہریؒ (۵۱ھ - ۱۲۴ھ / ۶۷۱ء - ۷۴۲ء) اگرچہ خلیفہ عبدالملک امویؒ کے دربار سے وابستہ تھے، لیکن فنِ مغازی میں ان کی امامت پر اس وابستگی سے ذرا میل نہ آیا تھا۔ عہد عمر بن عبدالعزیزؒ (۹۹ھ -۱۰۱ھ / ۷۱۷ء - ۷۱۹ء) میں عبداللہ بن ابی بکر محمد بن عمرو بن حزمؒ (م : ۱۳۰ھ / ۱۳۵ھ) نے مغازی پر ایک نوشتہ خلیفۂ وقت کے ملاحظہ کے لیے تیار کیا تھا۔ ان کے ایک معاصر ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفلؒ (م : ۱۳۱ھ / ۱۳۷ھ) نے بھی مغازی پر کتاب لکھ دی تھی، لیکن ان سب مغازی نگاروں میں موسیٰ بن عقبہؒ (۵۵ھ -۱۴۱ھ / ۶۷۵ء - ۷۵۸ء) کی مغازی کو جو اعتبار ملا وہ کسی کے حصے میں نہ آیا، لیکن ان کی مغازی وقت کی دست برد کے ہاتھوں محفوظ نہ رہ سکی۔ واقدیؒ (۱۳۰ھ -۲۰۷ھ / ۷۴۷ء - ۸۲۲ء) اس فن کے بے مثال امام بن کر دوسری صدی ہجری میں ابھرے۔[26]

بنو امیہ کے عہد میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے حکم سے عاصم بن عمر بن قتادہؒ (م : ۱۲۱ھ) مسجد دمشق میں مغازی و مناقب کا درس دیا کرتے تھے۔ اسی زمانہ میں ابن شہاب الزھریؒ (م : ۱۲۴ھ) نے ایک مستقل کتاب لکھی۔ ابن اسحاقؒ (م : ۱۵۱ھ) بھی، امام زھریؒ کے شاگرد تھے اور موسیٰ بن عقبہ الاسدیؒ (م : ۱۴۱ھ) بھی، ثانی الذکر نے فن مغازی میں نقد و جرح کا اصول برتا اور ابن اسحاقؒ نے تو اتنی شہرت حاصل کی کہ انہیں "امام فن مغازی" کہا جانے لگا۔[27]

برصغیر میں سیرت النبی ﷺ کے اوّلین مدوّنین (پہلی صدی ہجری)

طلوع اسلام کے بعد نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیّبہ ان اہم ترین اور سب سے قدیم موضوعات میں غالباً سرِفہرست ہے جس نے اہل دل اور صاحبان قلم دونوں کے دامانِ خیال کو کھینچا۔ محدثین کرام نے اقوال و افعال و تقاریر نبوی ﷺ کی معمولی سے معمولی جزئیات کو فن حدیث کے زاویہ نگاہ سے محیط کر لیا۔ مغازی نگاروں کو فتوحات اسلامی کے خیرہ کن پس منظر میں جنگ و جدال کی دنیا پسند آئی اور انہوں نے معرکہ ہائے نبوی ﷺ کو سیرت کا ایک اہم ترین پہلو بنا دیا۔ خالص سیرت نگاروں کو حیات رسول ﷺ کے ہر پہلو سے کام تھا، اس لیے از اول لمحۂ زندگی تا دم واپسیں ہر جزئیہ قلم بند کیا گیا۔ عالمی تاریخ لکھنے والوں کی تصانیف میں سیرت مبارکہ عہدِ زریں کا درجہ حاصل کر گئی۔ سیرت نبوی ﷺ سے دلچسپی و تعلق خاطر مسلمانوں کو پہلے دن سے رہا، کیوں کہ وہ کلام الٰہی کے بعد مذہب و قانونِ اسلام کا دوسرا منبع حیات و سرچشمہ فیض ہے۔ عہد صحابہ و تابعین میں عام طور پر سیرت مبارکہ کے واقعات مجالس میں، گھروں یا مسجدوں میں بیان کیے جاتے تھے اور اس طرح یہ سلسلہ سیرت النبی ﷺ کی تدوین و ترتیب کی صورت اختیار کر گیا تھا۔[28]

محمد بن قاسمؒ کی فتح سندھ (۹۴ھ) کے بعد سندھ میں اسلامی سلطنت کے قیام اور عربوں کے وہاں مستقل قیام کی بناء پر

منصورہ، ملتان، دیبل، سندان، خضدار، اور قندابیل اسلامی علوم کی ترویج واشاعت اور تدوین کے اہم مراکز کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ چنانچہ پہلی صدی ہجری ہی میں اس کے وسیع تر اثرات بر صغیر کے خطہ پر رونما ہونے شروع ہوئے۔ سرزمین سندھ وہند میں اسلامی علوم بالخصوص علوم نبوی ﷺ، احادیث، مغازی و سیر کی اشاعت میں نمایاں اور قابلِ ذکر خدمات انجام دینے والوں میں موسیٰ بن عقبہ الثقفیؒ، یزید بن ابی کبشہ الدمشقیؒ (م: ۹۷ھ/۷۱۵ء)، المفضل بن المهلب بن ابی صفرہؒ (م: ۱۰۲ھ/۷۲۰ء)، ابو موسیٰ اسرائیل بن موسیٰ البصریؒ المعروف بہ نزیل ہند (م: ۵۵ھ/۶۷۴ء) کے نام بطور خاص قابل ذکر ہیں۔[29]

بر صغیر میں تدوین سیرت اور فنِ مغازی (دوسری صدی ہجری)

دوسری صدی ہجری کے ائمہ حدیث و سیرت میں بر صغیر (سندھ) کے حوالہ سے سب سے اہم شخصیت ابو معشر نجیح السندیؒ (م: ۱۷۰ھ/۷۸۷ء) کی ہے۔ جنہیں فن مغازی و سیر میں اوّلیت کا درجہ حاصل ہے۔ علامہ شمس الدین الذھبیؒ نے انہیں "حافظ الحدیث، فقیہ اور صاحب المغازی والاخبار" لکھا ہے۔[30] ابو معشرؒ کی زیادہ شہرت سیر و مغازی کے عالم و مصنف کی حیثیت سے ہے۔ فن مغازی میں ان کے شیخ ہشام بن عروہؒ اور شاگرد واقدی ہیں۔ انہوں نے مغازی کا زیادہ تر حصہ علمائے مدینہ کی مجلسوں میں ان سے سن کر یاد کر لیا تھا۔ ان کے شیوخ واساتذہ اپنی مجالس میں اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے اور وہ سنا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے صاحبزادے محمد بن ابو معشرؒ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کے والد نے مغازی کیسے یاد کیے؟ تو انہوں نے بتایا:

"کان التابعون يجلسون إلیٰ أستاذه فكانوا يتذاكرون المغازي فحفظ "[31]

"تابعین ان کے استاد کے پاس بیٹھ کر مغازی کا مذاکرہ کرتے تھے۔ والدِ ماجد یاد کر لیا کرتے تھے۔"

خطیب بغدادی نے ان کے متعلق لکھا ہے:

"وكان اعلم الناس بالمغازي"

"وہ مغازی کے سب سے بڑے عالم تھے۔"[32]

ابن ندیم نے "الفہرست" میں ان کی "کتاب المغازی" کا ذکر کیا ہے جو ناپید ہو چکی ہے لیکن اس کے اجزاء واقدی کی "کتاب المغازی" اور ابن سعد کی "الطبقات" میں محفوظ ہیں۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مکاتیب اور خطوط جمع کرنے کا کام بھی سب سے پہلے سندھ میں ہوا، چنانچہ تیسری صدی ہجری کے وسط میں ابو جعفر الدیبلیؒ نے "مکاتیب النبی ﷺ" نامی کتاب مدوّن کی۔[33]

"مغازی" عہدِ نبوی ﷺ کے غزوات و فتوحات پر لکھی گئی کتب (عہد بعہد کتابیاتی جائزہ)

☆... **الاکتفاء فی مغازی المصطفیٰ ﷺ** تالیف: قاضی سلیمان بن موسیٰ الکلاعی المتوفی ۶۳۴ھ۔

مذکورہ کتاب مطبعۃ الخانجی، قاہرہ سے ۱۹۶۸ء اور ۱۹۷۰ء کے دوران شائع ہو چکی ہے۔

صلاح الدین المنجد نے دنیا کے مختلف کتب خانوں میں اس کے قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے، جس کے مطابق اس کے قلمی نسخے برلین ۹۵۷۵، الظاہریۃ ۴۸۱۰-۴۸۱۱، مکتبۃ الحرم النبوی ﷺ ۱۲، سیرۃ ۱۰۹، سیرۃ ۱۰، سیرۃ، دار الکتب ۳۲۶۸ تاریخ، جزء ثانی نسخہ دوم ۸۴۰ء، اسکندریۃ ۱۱/۸ کے تحت موجود ہیں۔[34]

☆... **الغزوات والفتوح** تالیف: عبد الرحمٰن بن محمد ابن حُبیش الاُندلسیؒ المتوفی ۵۸۴ھ

☆...**انارۃ الدّجیٰ فی مغازی خیر الوریٰ** تالیف: حسن بن محمد مشاطؒ[35]

☆...**تعالیق من مغازی الواقدی** تالیف: احمد بن حجر العسقلانیؒ المتوفی ۸۵۲ھ[36]

☆...**الغزوات** تالیف: ابن سنیؒ[37]

☆...**القیم الخلقیۃ والروحیۃ فی الغزوات** تالیف: حسن فتح اللہؒ[38]

☆...**المبعث والمغازی** تالیف: اسماعیل بن عیسیٰ بن عطار البغدادیؒ المتوفی ۲۳۲ھ[39]

☆...**المبعث والمغازی** تالیف: اسماعیل بن محمد بن فضل التیمیؒ المتوفی ۵۳۵ھ[40]

☆...**المغازی** تالیف: سہیل بن ابی خیثمۃؓ المتوفی ۴۱ھ[41]

☆...**المغازی** تالیف: عروہ بن زبیرؓ المتوفی ۹۳ھ[42]

حافظ ابنِ کثیر نے "البدایۃ والنہایۃ" میں واقدی کا قول نقل کیا ہے:

"كان أول من صنف المغازي"[43]

"مغازی تصنیف کرنے والے وہ پہلے مصنف ہیں۔"

قاضی اطہر مبارکپوری لکھتے ہیں:

"حضرت عروہ بن زبیرؓ کی کتاب المغازی کی ترویج واشاعت اس زمانے کے مطابق روایت کے ذریعے ہو گئی تھی۔ ان کے کئی تلامذہ نے ان سے اس کی روایت کی اور ان کے خویش اور پروردہ ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن جو یتیم عروہ سے مشہور ہیں، اس کے خاص راوی و معلّم ہیں۔ ان کے علاوہ محمد بن شہاب زہری اور سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے حضرت عروہ بن زبیرؓ سے مغازی کی روایت کی ہے۔"[44]

"مغازی عروہ بن زبیر" کو پہلے پہل ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمیؒ (استاذ حدیث نبوی ﷺ جامعہ ریاض، سعودی عرب) نے نہایت محنت و جاں فشانی سے مرتب کیا اور پندرہویں صدی ہجری کی تقریبات کے موقع پر (۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) کو ریاض سے شائع کیا۔ اپنے موضوع پر یہ اولین کتاب ہے۔ مذکورہ کتاب کا اردو ترجمہ مولانا سعید الرحمٰن علویؒ نے کیا جسے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے ۱۹۹۰ء میں شائع کیا۔

☆...**المغازی** تالیف: عبید اللہ بن کعب بن مالک الانصاریؒ المتوفی ۹۷ھ[45]

☆...**المغازی** تالیف: عامر بن شراحیل الشعبیؒ المتوفی ۱۰۳ھ یا ایک دوسرے قول کے مطابق ۱۰۵ھ[46]

☆...**المغازی** تالیف: ابان بن عثمان بن عفانؒ المتوفی ۱۰۵ھ[47]

ابان بن عثمانؒ کی یہ کتاب ۸۲ھ میں تالیف ہوئی تھی۔[48]

☆...**المغازی** تالیف: وہب بن منبّہ بن کامل صنعانیؒ المتوفی ۱۱۰ھ[49]

☆...**المغازی۔ (السّیر والمغازی)** تالیف: عاصم بن عمر بن قتادہؒ المتوفی ۱۲۰ھ[50]

سیر و مغازی میں تبحر اور ثقاہت کی وجہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عاصم بن عمرؒ سے کہا تھا کہ وہ دمشق کی جامع مسجد میں مغازی اور مناقب صحابہ کرامؓ بیان کریں۔[51]

☆...**المغازی** تالیف: محمد بن مسلم الزھریؒ المتوفی ۱۲۴ھ [52]

حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" میں اس امر کی تصریح کی ہے کہ "مغازی موسیٰ بن عقبہ" امام زہریؒ کی روایت کا مجموعہ ہے۔[53]

☆...**المغازی** تالیف: یزید بن رومانؒ المتوفی ۱۳۰ھ [54]

☆...**المغازی** تالیف: محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفلؒ المتوفی ۱۳۱ھ [55]

☆...**المغازی** تالیف: عبداللہ بن ابوبکر بن حزم انصاریؒ، مدنی المتوفی ۱۳۵ھ [56]

یہ مغازی کے ابتدائی مصنفین میں سے ہیں، ان کے جداعلیٰ حضرت عمرو بن حزمؓ کو رسول اللہ ﷺ نے نجران کا امیر بنا کر ان کے نام ایک مفصل مکتوب روانہ فرمایا تھا، ان کا خاندان حدیث وفقہ اور سیر ومغازی میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔

حضرت عُروہ بن زبیرؓ اور ابنِ شہابؒ مغازی کے مشہور مصنف ہیں۔امام زہریؒ ان کے شیوخ میں سے ہیں اور ان کے تلامذہ میں محمد بن اسحاقؒ شامل ہیں۔[57]

☆...**المغازی** تالیف: سلیمان بن طرخان التیمیؒ المتوفی ۱۴۳ھ [58]

☆...**المغازی** تالیف: موسیٰ بن عقبہؒ المتوفی ۱۴۱ھ [59]

حافظ ابن حجر "فتح الباری" کتاب المغازی میں ایک مقام پر لکھتے ہیں:

"وعند موسیٰ بن عقبة فی المغازي وهي أصحّ ما صنّف في ذٰلك عند الجماعة" [60]

"یہ (واقعہ) موسیٰ بن عقبہ کی کتاب المغازی میں ہے اور وہ علماء کی جماعت کے نزدیک مغازی پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان سب سے صحیح ہے۔"

نامور مستشرق سخاو نے "مغازی موسیٰ بن عقبہ" کا انتخاب برلن کے ایک مخطوطہ سے شائع کیا تھا۔ اس کا ایک حصہ "کتاب الامالی بن صاعد" میں پایا جاتا ہے، سیرت کی کتب میں اس کی روایات موجود ہیں، جن میں اکثر محمد بن شہاب زہریؒ سے مروی ہیں۔[61]

☆...**المغازی** تالیف: ہشام بن عروہ اسدی مدنیؒ متوفی ۱۴۶ھ [62]

☆...**المغازی (سیرۃ ابنِ اسحاق)** تالیف: محمد بن اسحاقؒ المتوفی ۱۵۰ھ [63]

مصنفین مغازی میں ابنِ اسحاق سب سے زیادہ مقبول ہوئے، ان کی کتاب المغازی کو جو مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی، کسی دوسرے عالم کی "مغازی" اس کا مقابلہ نہ کرسکی۔ قاضی اطہر مبارکپوریؒ لکھتے ہیں:

"سیرت ابن ہشام کے ذریعے ان کی کتاب کا بیش تر حصہ محفوظ رہا، اس کتاب نے عوام وخواص میں رسول اللہ ﷺ کے سیر ومغازی کا شوق پیدا کردیا۔" [64]

ڈاکٹر محمد حمیداللہؒ نے ابن اسحاق کے دوشاگردوں یونس بن بُکیر اور محمد بن سلمہ کی روایات کو "سیرت ابن اسحاق مسماۃ بکتاب المبتدا والمبعث والمغازی" کے نام سے ۱۴۰۱ھ میں ترکی سے شائع کیا۔ جبکہ ڈاکٹر محمد حمیداللہؒ کی تحقیق وتعلیق سے شائع ہونے والی سیرت ابن اسحاق کے اس ایڈیشن کا اردو ترجمہ نورالٰہی ایڈووکیٹ نے کیا اور اسے پہلی مرتبہ نقوش کے رسول ﷺ نمبر، جلد

۱۱امیں بڑی تقطیع کے تین سو چون (۳۵۴) صفحات میں شائع کیا گیا ہے۔ ترجمے کے اختتام پر ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کا تحقیقی مقالہ "محاکمہ سیرت ابنِ اسحاق" کے عنوان سے ایک علمی اور جامع تحریر ہے۔[65]

معروف مستشرق الفریڈ گیوم نے سیرت ابن اسحاق کا انگریزی میں ترجمہ کیا، جس کے آغاز میں ابن اسحاقؒ کی سیرت نگاری اور ان کے متقدمین کی سیرت نگاری پر بڑی مبسوط بحث کی۔ اس دیباچے کا اردو ترجمہ نقوش کے رسول ﷺ نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔[66]

☆...**المغازی** تالیف: معمر بن راشدؒ (المتوفی ۱۵۲ھ/۱۵۳ھ)[67]

معمر بن راشدؒ کی کتاب "المغازی" کا بیشتر حصہ عبدالرزاق صنعانیؒ نے اپنی کتاب "المصنف" میں اپنی روایت سے بیان کر دیا ہے اور مصنف کی اشاعت کے بعد وہ محفوظ ہو گیا ہے۔[68]

☆...**المغازی** تالیف: نجیح بن عبدالرحمٰن السندیؒ المتوفی ۱۷۰ھ[69]

☆...**المغازی** تالیف: سلیمان بن بلال تیمی مدنیؒ المتوفی ۱۷۲ھ[70]

قاضی اطہر مبارکپوری لکھتے ہیں: تذکرہ نگاروں نے ان کی کتاب "المغازی" کا ذکر نہیں کیا، حالانکہ وہ کتاب "المغازی" کے مصنف ہیں اور دوسری صدی کے علمائے مغازی میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔[71]

☆...**المغازی** تالیف: عبدالملک بن محمد بن ابی بکر ابن حزم المدنیؒ المتوفی ۱۷۶ھ[72]

☆...**المغازی** تالیف: عبداللہ بن وہب قرشی مصریؒ المتوفی ۱۹۷ھ[73]

☆...**المغازی** تالیف: یونس بن بکیر شیبانی کوفیؒ المتوفی ۱۹۹ھ[74]

یونس بن بکیرؒ کی کتاب "المغازی" کے دو حصے فاس کے شہر قزوین میں تھے، جنہیں ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے اپنی تحقیق و تعلیق کے ساتھ سیرت ابن اسحاق کے ساتھ شائع کیا ہے، جو کتاب کے آغاز سے ۲۸۰ صفحات تک ہے۔[75]

☆...**المغازی** تالیف: معتمر بن سلیمان بن طرخانؒ المتوفی ۱۸۷ھ[76]

☆...**المغازی** تالیف: یحییٰ بن سعید بن ابان امویؒ المتوفی ۱۹۴ھ[77]

☆...**المغازی** تالیف: ولید بن مسلم الدمشقیؒ المتوفی ۱۹۵ھ[78]

☆...**المغازی** تالیف: علی بن مجاہد کابلی رازیؒ متوفی ۱۸۲ھ[79]

☆...**المغازی** تالیف: ابراہیم بن سعد زہری مدنیؒ المتوفی ۱۸۳ھ[80]

☆...**المغازی** تالیف: زیاد بن عبداللہ بکائی کوفیؒ المتوفی ۱۸۳ھ[81]

☆...**المغازی** تالیف: ابو معاویہ ہشیم بن بشیر واسطیؒ المتوفی ۱۸۳ھ[82]

☆...**المغازی** تالیف: محمد بن عمر الواقدیؒ المتوفی ۲۰۷ھ[83]

امام واقدیؒ کی "کتاب المغازی" ۱۹۶۶ء میں آکسفورڈ سے مستشرق مارسدن جونس کی تحقیق سے شائع ہوئی، بعد ازاں طہران اور بیروت سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ پہلی مرتبہ یہ کتاب "ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ" سے ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ قاضی اطہر مبارکپوریؒ لکھتے ہیں:

"واقدی کے بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں۔ ان کی مدح کے ساتھ ردّ و قدح میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔ تاہم عجیب بات یہ ہے کہ سیر، مغازی، انساب، اخبار، تاریخ، رجال، طبقات اور حدیث کے بیشتر مصنفین ان کے محتاج ہیں اور واقدی کے اقوال و روایات کے بغیر ان کی کتاب مکمل نہیں ہوتی۔"[84]

قاضی اطہر مبارکپوری مزید لکھتے ہیں:

"واقدی کی کتاب المغازی میں ہجرت کے بعد سے وصالِ نبوی ﷺ تک کے غزوات و سرایا کا تذکرہ ہے، یعنی ان کی کتاب صرف مغازی پر ہے۔"

کتاب المغازی'' کے آخر میں ابو محمد معتمر بن سلیمان تیمی بصری المتوفی ۱۸۷ھ کا قول ابویزید محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانیؒ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے والد سے واقدی کی "کتاب المغازی" کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ:

"ما أعلم بعد القرآن كتاباً أصح ولا أحفظ من هذه السيرة"[85]

"میں قرآن کے بغیر اس کتاب السیرۃ (المغازی) سے زیادہ صحیح اور مستند کوئی کتاب نہیں جانتا۔"

☆...**المغازی** تالیف: عبد الرزاق بن ہمام الصنعانیؒ المتوفی ۲۱۱ھ[86]

ان کی "کتاب المغازی" "کتاب المصنف" میں شائع ہو چکی ہے۔ "مصنف عبد الرزاق" گیارہ (۱۱) ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، اس کی پانچویں جلد صفحہ ۳۱۳ سے ۴۹۲ تک "کتاب المغازی" ہے۔ یہ مغازی کی قدیم کتابوں میں سے ایک ہے۔[87]

☆...**المغازی** تالیف: علی بن محمد المدائنیؒ المتوفی ۲۱۵ھ[88]

☆...**المغازی** تالیف: ابو جعفر احمد بن محمد بن ایوب ورّاقؒ متوفی ۲۲۸ھ[89]

☆...**المغازی** تالیف: محمد بن عائذ الدمشقیؒ المتوفی ۲۳۳ھ[90]

☆...**المغازی** تالیف: ابو جعفر عبد اللہ بن محمد بن نُفیل الحرّانیؒ المتوفی ۲۳۴ھ[91]

☆...**المغازی** تالیف: عبد الملک بن حبیب سلمی اندلسیؒ المتوفی ۲۳۸ھ[92]

☆...**المغازی** تالیف: حسن بن عثمان زیادی بغدادیؒ المتوفی ۲۴۳ھ[93]

☆...**مغازی النبی ﷺ و سرایاہ و ازواجہ** تالیف: احمد بن حارث الخزّازؒ المتوفی ۲۵۸ھ[94]

قاضی اطہر مبارکپوریؒ لکھتے ہیں:

"غالباً یہ کتاب ابو الحسن مدائنیؒ کی "کتاب المغازی" "کتاب ازواج النبی ﷺ" اور "کتاب السرایا" کا مجموعہ ہے جنہیں احمد بن حارث خزازؒ نے ان سے روایت کرکے قدماء کے طریقے پر ان میں اضافہ کیا ہے، اس لیے ان کی طرف منسوب ہوئی۔"[95]

☆...**المغازی** تالیف: عبد الملک بن محمد الرقاشی البصریؒ المتوفی ۲۷۶ھ[96]

☆...**المغازی** تالیف: ابراہیم بن اسماعیل العنبری الطّوسیؒ المتوفی ۲۸۰ھ[97]

☆...**المغازی** تالیف: اسماعیل بن اسحاق القاضیؒ المتوفی ۲۸۲ھ[98]

☆...**المغازی** تالیف: ابراہیم بن محمد الثقفی الرقیؒ المتوفی ۲۸۳ھ[99]

☆...**المغازی** تالیف: ابراہیم بن اسحاق الحربیؒ المتوفی ۲۸۵ھ [100]

☆...**المغازی** تالیف: ابوبکر محمد بن یحییٰ بن سلیمان بن زیاد وراق مروزی بغدادیؒ متوفی ۲۹۰ھ [101]

☆...**المغازی** تالیف: ابوعبداللہ سلمہ بن فضل الابرش انصاری رازیؒ المتوفی ۲۹۱ھ [102]

☆...**المغازی** تالیف: عثمان بن عمرو بن ساج قریشیؒ [103]

☆...**المغازی** تالیف: احمد بن محمد البرقیؒ المتوفی ۳۷۶ھ [104]

☆...**المغازی** تالیف: محمد بن عمر المرزبانیؒ المتوفی ۳۷۴ھ [105]

☆...**المغازی** تالیف: یوسف بن عبداللہ ابن عبدالبر القرطبیؒ المتوفی ۴۶۳ھ [106]

مذکورہ کتاب "الدُّرر فی اختصار المغازی والسّیر" کے عنوان سے ڈاکٹر شوقی ضیف کی تحقیق سے دارالمعارف قاہرہ سے ۱۴۰۳ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں مصادر و مراجع کی ایک طویل فہرست نقل کی ہے۔ [107]

☆...**المغازی** تالیف: ابوالحسن علی بن احمد الواحدیؒ المتوفی ۴۶۸ھ [108]

☆...**المغازی** تالیف: عبدالرحمٰن بن محمد الانصاریؒ المتوفی ۵۸۴ھ [109]

☆...**عیون الاثر فی فنون المغازی والشمائل والسیر** تالیف: محمد بن محمد ابن سیّدالناسؒ المتوفی ۷۳۴ھ

مذکورہ کتاب قاہرہ سے ۱۳۵۶ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ جدید ایڈیشن دارالمعرفۃ بیروت سے متعدد بار شائع ہوا ہے۔
ابن سیّدالناس نے اس کا اختصار بھی کیا تھا، جس کا نام "مختصر عیون الأثر فی فنون المغازی والسیر" ہے۔ [110] جبکہ محمد بن یوسف ابوحیان النحویؒ المتوفی ۷۴۵ھ نے اسے منظوم صورت میں "نظم عیون الاثر" کے عنوان سے مرتب کیا۔ [111]

☆... **فتوح النبی ﷺ** تالیف: المدائنیؒ المتوفی ۲۲۵ھ [112]

☆... **مغازی الرسول ﷺ للواقدی** تالیف: ابراہیم بن احمد العدویؒ [113]

مذکورہ کتاب ۱۹۶۷ء میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔

☆...**کتاب الغزوۃ** تالیف: جعفر بن محمود انصاری مدنیؒ [114]

عہدِ نبوی ﷺ کے غزوات و فتوحات پر چند دیگر کتب۔ موضوعاتی جائزہ

☆... **بدر الکبریٰ** تالیف: سیّد شحاتہؒ [115]

☆... **شرح الصدر بغزوۃ بدر** تالیف: عبداللہ بن محمد الشبراویؒ المتوفی ۱۱۷۱ھ [116]

☆... **غزوۂ بدر** تالیف: عبدالرحمٰن البنّاؒ (مذکورہ کتاب قاہرہ سے ۱۹۵۲ء میں شائع ہوئی)

☆... **غزوۃ بدر الکبریٰ** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ [117]

☆... **دروس من غزوۃ اُحد** تالیف: عبدالعزیز کاملؒ۔ (قاہرہ سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی)

☆... **غزوۃ اُحد** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ [118]

☆... **غزوۃ اُحد: سیرۃ و عبرۃ** تالیف: احمد یسریؒ (۱۹۶۵ء میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے)

☆... **غزوۃ الاحزاب** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ[119]

☆... **غزوۃ بنی قریظۃ** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ[120]

☆... **شرح غزوۃ بنی قریظۃ علیٰ ید رسول اللہ ﷺ** تالیف: محمد الحفنی بن علی الغزّی الخلاتیؒ المتوفی ۱۲۰۷ھ[121]

☆... **غزوۃ حنین** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ[122]

☆... **غزوۃ حنین والطائف وسریۃ اوطاس** تالیف: احمد ابوالوفا الحسینیؒ[123]

☆... **غزوۃ خیبر** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ[124]

☆... **غزوۃ موتۃ** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ (مذکورہ کتاب ۱۹۷۴ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔)

☆... **الدرّۃ المکلّلۃ فی فتح مکۃ المشرفۃ** تالیف: محمد بن عبدالرحمٰن البکریؒ المتوفی ۱۰۸۷ھ[125]

☆... **فتح مکۃ** تالیف: عبدالمنعم شمیسؒ۔[126]

☆... **فتح مکۃ** تالیف: محمد احمد باشمیلؒ[127]

خلاصہ بحث

۱۔ کتبِ مغازی کی تدوین کا سلسلہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں ہی شروع ہوا تھا، تاہم ابتدائی دور کی اکثر کتابیں اور صحیفے محفوظ نہ رہے چنانچہ حضرت عروہ بن زبیرؓ کی "کتاب المغازی" سن تریسٹھ (۶۳) ہجری کو واقعہ حرہ میں نذرِ آتش کی گئی۔ اسی طرح حضرت ابان بن عثمانؒ کی کتاب "المغازی" بھی خلیفہ عبدالملکؒ کے عتاب کی وجہ سے ضائع کر دی گئی۔

۲۔ ابتدائی دور کے چند مغازی نویس اور اس فن کے مایہ ناز اہلِ علم یہ ہیں: حضرت عروہ بن زبیرؓ (۹۴ھ)، حضرت ابان بن عثمانؓ (۱۰۰ھ)، عاصم بن عمر بن قتادہ انصاریؓ (المتوفی ۱۲۰ھ)، شرحبیل بن سعدؒ (۱۲۳ھ)، عبداللہ بن ابی بکر محمد بن عمرو بن حزمؒ (المتوفی ۱۳۰ھ)، واقدیؒ (۱۳۰ھ)، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفلؒ (المتوفی ۱۳۱ھ)، وہب بن منبہؒ (۱۳۴ھ)، محمد بن مسلم بن شہاب زہریؒ (۱۵۱ھ)۔

۳۔ پاک وہند میں ابتدائی ادوار میں مغازی وسیر کی اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں میں موسیٰ بن عقبہ الثقفیؒ، یزید بن ابی کبشہ الدمشقیؒ، المفضل بن المہلب بن ابی صفرہؒ، ابوموسیٰ اسرائیل بن موسیٰ البصریؒ المعروف بہ نزیلِ ہند کے نام بطور خاص قابلِ ذکر ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]iri.aiou.edu.pk

[2] wpur.wikideck.com

[3] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، لاہور، دارالنوادر، ۲۰۰۵ء

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī*, (Lahore: Dār al Nawādir, 2005)

[4] اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب،۱۱: ۵۰۵۔ انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرتِ رسول ﷺ، لاہور، اقبال اکادمی، ۱۹۸۹ء

Urdū Dā'irah Ma'ārif Islāmiyyah, (Lahore: Dānishgah Punjāb), 11: 505. Dr. Anwar Maḥmūd Khālid, *Urdu Nathar me Sīrat e Rasūl*, (Lahore: Iqbal Academy, 1989)

[5] نقوش رسول ﷺ نمبر، ادارہ فروغ اردو لاہور، ۱۹۸۲ء، جلد: ۱

Nuqūsh (Rasūl Number), (Lahore: Idārah Farogh e Urdū, 1982), Vol. 1

[6] ابن منظور، لسان العرب، بیروت، دار صادر، ۴: ۳۸۹

Ibn Manẓūr, *Lisān al 'Arab*, (Beirūt: Dār Ṣādir), 4:389

[7] محمد مرتضی الزبیدی، تاج العروس، قاہرہ، ط ۱۳۰۶ھ، ۳: ۲۸۷، ۲۸۸

Murtaḍa al Zubaydī, *Tāj al 'Urūs*, (Qahirah: 1306), 3: 287, 288

[8] عثمان خالد یورش، پروفیسر، فن سیرت نگاری، لاہور، ص: ۸، ۹

Prof. Usman Khalid Yawrash, Fann e Sīratnigārī, (Lahore), p: 8,9

[9] مقالہ سیرت (مشمولہ) اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۱۱: ۵۰۵۔ انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ، ص: ۳

Urdū Dā'irah Ma'ārif Islāmiyyah, 11: 505. Dr. Anwar Maḥmūd Khālid, *Urdu Nathar me Sīrat e Rasūl*, p: ۳

[10] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، قاہرۃ، المطبعۃ السلفیۃ، کتاب الجہاد والسیر، ۶: ۳

Ibn Ḥajar, *Fatḥ al Bārī*, (Cairo: Al Maṭba'ah al Salfiyyah), 6:3

[11] ابن جر عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۲۷۹

Ibid., 7: 279

[12] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۱۴

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī*, p:14

[13] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۱۱: ۵۰۶

Urdū Dā'irah Ma'ārif Islāmiyyah,(Punjab: Danish Gah), 11:506

[14] The Encyclopaedia of Islam" Leidon, 4: 439

[15] ایضاً حوالہ بالا، ص: ۴۳۹

Ibid., p: 439

[16] محمد فاروق حمادہ، ڈاکٹر، مصادر السیرۃ النبویۃ و تقویمھا، بیروت، دار الثقافۃ، ۱۴۰۰ھ، ص: ۲۳ و مابعد۔

Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, (Beirūt: Dār al Thaqāfah, 1400), p: 23

[17] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۴۴

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī*, p:44

[18] نفس مصدر، ص: ۴۴

Ibid, p: 44

[19] نفس مصدر، ص: ۱۷۳

Ibid, p:173

[20] نفس مصدر، ص: ۱۷۳، نیز دیکھیے: فاروق حمادہ، مصادر السیرۃ النبویۃ و تقویمھا، ص: ۴۶

Ibid, p:173. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 46

[21] قاضی اطہر، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۱۷۳

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī*, p: 173

[22] نفس مصدر، ص: ۱۷۵، نیز دیکھیے: فاروق حمادۃ، ڈاکٹر، مصادر السیرۃ النبویۃ و تقویمھا، ص: ۴۶

Ibid., p: 175, Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 46

[23] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، حیدرآباد، دکن، الہند، ۴: ۳۲۱

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, (Hyderabad), 4:321

[24] انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرتِ رسول ﷺ، اقبال اکیڈمی، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص: ۹۲

Dr. Anwar Maḥmūd Khālid, *Urdu Nathar me Sīrat e Rasūl*, p: 92

[25] ابن سعد الطبقات الکبریٰ، بیروت، دار صادر، ۵: ۱۵۶

Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra*, (Beirūt: Dār Ṣādir), 5: 156

[26] فاروق حمادۃ، ڈاکٹر، مصادر السیرۃ النبویۃ و تقویمھا، بیروت، دار الثقافۃ، ۱۴۰۰ھ، ص: ۴۶، ۴۷۔ یٰسین مظہر صدیقی، نقوش (رسول ﷺ نمبر)، ۱: ۵۶۴، بحوالہ: محمد بن عمر، الواقدی، کتاب المغازی، تحقیق مارسدن جونس، مطبوعہ آکسفورڈ، ۱۹۶۶ء، ص: ۱۵

Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 46,47. Yasīn Mazhar Ṣiddīqī, *Nuqūsh (Rasūl Number)*, 1:564

[27] اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۱۱: ۵۰۷

Urdū Dā'irah Ma'ārif Islāmiyyah, 11:507

[28] یٰسین مظہر صدیقی، نقوش، (رسول ﷺ نمبر)، ادارہ فروغ اردو لاہور، ۱۹۸۲ء، ۱: ۵۶۳

Yasīn Mazhar Ṣiddīqī, *Nuqūsh (Rasūl Number)*, (Lahore: Idārah Farigh Urdū, 1982), 1:563

[29] محمد اسحاق، ڈاکٹر علمِ حدیث میں پاک و ہند کا حصہ، مترجم: شاہد حسین رزاقی، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۱۹۷۷ء، ص: ۷ ومابعد

Dr. Muḥammad Isḥaq, *'Ilm e Ḥadīth me Pāk-o-Hind ka Ḥiṣṣah*, (Lahore: Idārah e Thāqafat e Islāmia, 1977), p: 7

[30] الذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ، مطبوعہ حیدرآباد، دکن، ۱: ۲۱۶

Al Dhahabī, Muḥammad bin Aḥmad, *Tadhkirah al Ḥuffāẓ*, (Hyderabad), 1: 216

[31] خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، مطبوعہ قاہرہ، ۱۹۳۱ء، ۱۳: ۴۲۸۔ فاروق حمادہ، مصادر السیرۃ النبویۃ و تقویمھا، ص: ۴۶۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۱۴

Khaṭīb Baghdādī, Tārīkh e Baghdād, (Cairo: 1931), 13: 428. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 46. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī*, p: 214

[32] خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، قاہرہ، ۱۹۳۱ء، ۱۳: ۳۳۷

Khaṭīb Baghdādī, *Tārīkhi Baghdād*, 13: 337

[33] انور محمود خالد، ڈاکٹر اردو نثر میں سیرتِ رسول ﷺ، ص: ۱۹۶

Dr. Anwar Maḥmūd Khālid, *Urdu Nathar me Sīrat e Rasūl*, p:196

[34] یٰسین مظہر صدیقی، غزواتِ نبوی ﷺ کے اقتصادی پہلو، ص: ۱۷۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۳

Yasīn Mazhar Ṣiddīqī, *Ghazawāt Nabwī ky Iqtiṣadī Pehlū*, p:17. Ṣālaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah*, p: 133

[35] مذکورہ کتاب ۱۹۶۴ء میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۳

Ibid. p: 133

36 ایضاً حوالہ سابقہ، ص: ۱۳۳

Ibid. p: 133

37 صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵

Ibid., p: 135

38 مذکورہ کتاب ۱۹۷۱ء میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے۔ نیز دیکھیے: صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵

Ibid., p: 135

39 اسماعیل بن محمد امین البغدادی، ھدیۃ العارفین، اسماء المولّفین وآثار المصنّفین، استنبول ۱۹۵۱ء، ۱: ۲۰۷، صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵

Ismā'īl bin Muḥammad Amīn Al Baghdādī, *Hadyah al 'Ārifīn A'smā' al Muwallifīn wa Āthār al Muṣannifīn,* (Istanbul: 1951), 1: 207. Ṣālaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p: 135

40 صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵

Ṣālaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p: 135

41 فواد سزکین، تاریخ التراث العربی، مطبوعہ قاہرہ، ۱۹۷۷ء، ۱: ۴۴۴

Fawād Sīzkīn, *Tarīkh Al Turāth al 'Arabī,* (Cairo: 1977), 1: 444

42 ابن ندیم، محمد بن اسحاق، الفہرست، ناشر رضا تجدد، تہران، ۱۹۹۱ء، ص: ۱۲۳، ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، قاہرہ، ۱۳۵۸ھ، ۹: ۱۰۱

Ibn Nadīm, Muḥammad bin Isḥāq, *Al Fehrist,* (Tehran: Raḍa Tajadud, 1991), p: 123. Ibn Kathīr, *Al Bidāyah wal Nihāyah,* (Cairo: 1358), 9 : 101

43 البدایۃ والنہایۃ، ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی، دار إحیاء التراث العربی، طبع اول، ۱۴۰۸ھ، ۹: ۱۱۹

Ibn Kathīr, Ismā'īl bin 'Umar, *Al Bidāyah wal Nihāyah,* (Beirūt: Dār 'Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, 1st Edition, 1408), 9: 119

44 قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۱۲۹

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī,* p: 129

45 فواد سزکین، تاریخ التراث العربی، ۱: ۴۴۵۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵

Fawād Sīzkīn, *Tarīkh Al Turāth al 'Arabī,* 1: 445. Ṣālaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p: 135

46 فواد سزکین، تاریخ التراث العربی، ۱: ۴۴۵۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵۔

Fawād Sīzkīn, *Tarīkh Al Turāth al 'Arabī,* 1: 445. Ṣālaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:135

47 فواد سزکین، تاریخ التراث العربی، ۱: ۴۴۶۔ فاروق حمادہ، ڈاکٹر، مصادر السیرۃ النبویۃ وتقویمھا، ص: ۴۶۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۱۸۰

Fawād Sīzkīn, *Tarīkh Al Turāth al 'Arabī,* 1: 446. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā,* p: 46. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī,* p: 180

48 قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۱۸۱

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī,* p: 181

49 ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب ۱۱: ۱۶۷۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲: ۴۷۰

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb,* 11: 167. Ḥājī Khalīfah, *Kashf al Zunūn,* 2: 470

50 ابن قتیبہ الدینوری، المعارف، مطبوعہ قاہرہ، ۱۹۶۹ء، ص: ۴۶۶۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۵: ۵۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف

عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۳۔ نیز دیکھیے: قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۱۹۸

Ibn Qutaybah Al Daynūrī, *Al Ma'ārif*, (Cairo: 1969), p: 466. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 5: 54. Ṣālaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah*, p: 135. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn e Sīyar wa Maghāzī*, p:198

[51] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب۹: ۴۱

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 9:41

[52] السہیلی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، الروض الانف، بیروت، دارالفکر،۱: ۲۰۵۔ ابنِ کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ۳: ۲۴۱۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲: ۱۷۴۸۔ فاروق حمادۃ، مصادرالسیرۃ النبویۃ و تقویمھا، ص: ۴۸۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۱۸۶، ۱۸۵

Al Suhaylī, 'Abd al Rāḥmān bin 'Abdullah, *Al Rawḍ al 'Anf*, (Beirūt: Dār al Fikr), 1:205. Ibn Kathīr, *Al Bidāyah wal Nihāyah*, 3:241. Ḥaji Khlīfah, *Kashf al Ẓunūn*, 2: 1748. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p:48, Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p:185,186

[53] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، کتاب المغازی، جلد ہفتم

Ibn Ḥajar, *Fatḥ al Bārī*, Kitāb al Maghāzī, Vol. 7

[54] فواد سزکین، تاریخ التراث العربی،۱: ۴۵۵۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵

Fawād Sīzkīn, *Tarīkh Al Turāth al 'Arabī*, 1:455. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah*, P:135

[55] بلاذری، ابوالحسن احمد بن یحییٰ، انساب الاشراف، تحقیق: احسان عباس، مطبوعہ قاہرہ،۱: ۱۱۲۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۵

Bilādharī, 'Aḥmad bin Yaḥya, *Ansāb al Ashrāf*, (Cairo), 1:112. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah*, p:135

[56] خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۴۰۹۔ الذہبی، العبر فی خبر من غبر، دارصادر، بیروت، ۱: ۱۸۲۔ ابنِ حجر، تہذیب التہذیب، ۵: ۱۶۵۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۱۹۰

Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād*, 10:409. Al Dhahabī, *Al 'Ibar fī Khabar man Ghabar*, (Beirūt: Dār e Ṣādir), 1:182. Ibn Ḥajar, Tahdhīb al Tahdhīb, 5:165. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p :190

[57] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۱۹۰

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p:190

[58] الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ،۱: ۱۵۰۔ ابنِ حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب ۴: ۲۰۲۔ فاروق حمادۃ، مصادرالسیرۃ النبویۃ و تقویمھا، ص: ۶۰۔ فواد سزکین، تاریخ التراث العربی،۱: ۴۵۷۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶

Al Dhahabī, Muḥammad bin 'Aḥmad, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ*, 1:150. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 4:202. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 60. Fawād Sīzkīn, *Tarīkh Al Turāth al 'Arabī*, 1:457. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah*, p:136

[59] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، مطبوعہ مصر،۵: ۴۱۸۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، حیدرآباد، دکن، تحقیق: عبدالرحمان یمانی، ۱۳۷۷ھ، ۱: ۱۴۰۔ فاروق حمادۃ، مصادرالسیرۃ النبویۃ و تقویمھا، ص: ۴۸۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۰۳۔۲۰۷

Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra*, (Egypt), 5:418. Al Dhahabī, Muḥammad bin 'Aḥmad, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ*, (Hyderabad: 1377), 1:140. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 48. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p: 203-207

[60] ابن حجر، فتح الباری، ۸: ۱۲

Ibn e Ḥajar, *Fatḥ al Bārī,* 8:12

[61] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۰۷

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p:207

[62] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۹: ۴۲

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb,* 9:42

[63] ابن قتیبہ دینوری، کتاب المعارف، ص: ۲۱۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۷: ۳۲۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱: ۲۰۸۔ الذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۱۶۴۔ الذھبی، العبر فی خبر من غبر، ۱: ۲۰۶

Ibn Qutaybah Al Daynūrī, *Kitāb al M'ārif,* p:215. Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra,* 7:321. Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād,* 1:208. Al Dhahabī, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ,* 1:164. Al Dhahabī, *Al 'Ibar fi Khabar man Ghabar,* 1:206

[64] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۱۱

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p:211

[۶۵] نقوش رسول ﷺ نمبر، جلد: ۱۱، جنوری، ۱۹۸۵ء

Nuqūsh (Rasūl Number), Vol. 11, (Jan 1985)

[66] الفریڈ گیوم، ابنِ اسحاق اور سیرتِ رسول اللہ ﷺ، مترجم: تحسین فراقی، نقوش رسول نمبر، لاہور، دسمبر ۱۹۸۲ء، ۱: ۴۱۰-۴۵۱

Alfrad Guillaume, *Ibn Isḥāq or Sīrat e Rasūl,* (Translator: Teḥsīn Firāqī), *Nuqūsh (Rasūl Number),* (Lahore: Dec 1982), 1:410-451

[67] ابن ندیم، الفہرست، ص، ۱۰۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۵: ۵۴۶۔ الذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۱۷۸۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۱۰: ۶۴۳۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶۔ دکتور فاروق حمادۃ، مصادر السیرۃ النبویۃ، ص: ۴۹۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۷۸

Ibn Nadīm, *Al Fehrist,* p:106. Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra,* 5:546. Al Dhahabī, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ,* 1:178. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb,* 10:643. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:136. Dr. Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā,* p:49. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p:278

[68] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۹۲۷

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p:927

[69] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۷: ۳۱۸۔ خطیب البغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۴۲۹۔ الذھبی، العبر، ۱: ۲۵۸۔ الذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۲۱۶۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۱: ۴۲۳۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۱۲

Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra,* 7:318. Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād,* 13:429. Al Dhahabī, *Al 'Ibar fi Khabar man Ghabar,* 1:258. Al Dhahabī, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ,* 1:216. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb,* 1:423. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:136. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 212

[70] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۱۶

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 216

[71] نفس مصدر

Ibid.

72 ابن ندیم، الفہرست، ص: ۲۷۲۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ، ص: ۱۳۶

Ibn Nadīm, *Al Fehrist,* p:272. Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:136

73 قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۸۶

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 286

73 نفس مصدر

Ibid.

74 الذھبی، العبر، ۱: ۳۳۱۔ الذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۲۹۹۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۴۰

Al Dhahabī, *Al 'Ibar fī Khabar man Ghabar,* 1:331. Al Dhahabī, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ,* 1:299. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p:240

75 قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۴۱

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p:241

76 الرسالۃ المستطرفۃ، ص: ۱۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶

Al Risālah al Mustaṭrifah, p:11. Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:136

77 ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۱۳: ۱۳۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۴: ۱۳۳۔ الذھبی، العبر فی خبر من غبر، ۱: ۳۱۵۔ سخاوی، محمد بن عبدالرحمٰن، الاعلان بالتوبیخ، بغداد، ۱۹۶۳ء، ص: ۵۲۵۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲: ۱۷۴۷۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۳۸-۲۳۹

Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra,* 13:133. Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād,* 14:133. Al Dhahabī, *Al 'Ibar fī Khabar man Ghabar,* 1:315. Sakhāwī, Muḥammad bin 'Abd al Raḥmān, *Al I'lān bil Tawbīkh,* (Baghdad: 1963), p:525. Ḥaji Khlīfah, *Kashf al Ẓunūn,* 2:1747. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:136. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 238,239

78 ابن ندیم، الفہرست، ص: ۱۲۲۔ ابنِ سعد، الطبقات الکبریٰ، ۷: ۴۷۱۔ الذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۲۷۹۔ الذھبی، العبر، ۱: ۳۱۹۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۱۱: ۱۵۳۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۸۱-۲۸۲

Ibn Nadīm, *Al Fehrist,* p: 122. Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra,* 7:471. Al Dhahabī, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ,* 1:279. Al Dhahabī, *Al 'Ibar fī Khabar man Ghabar,* 1:319. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb,* 11:153. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:136. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 281,282

79 ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۷: ۳۷۷۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۶۹

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb,* 7:377. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 269

80 ابوسعد السمعانی، الانساب، مطبوعہ حیدرآباد، دکن، ۱۳: ۱۸۷۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی ص: ۲۱۸

Abū Sa'ad al Sam'ānī, *Al Ansāb,* (Hyderabad) 13:187. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 218

81 ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۳: ۳۷۵۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی ص: ۲۳۷

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb,* 3:375. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p:237

82 قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر و مغازی، ص: ۲۵۴

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 254

[83] ابن ندیم، الفہرست، ص: ۱۳۷۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۵: ۴۲۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۳: ۳۔ تقی الدین الفاسی، العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین، مطبوعہ قاہرہ، ۴: ۳۴۔ فاروق حمادۃ، مصادر السیرۃ النبویۃ، ص: ۵۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۱۹-۲۲۰

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p: 137. Ibn Sa'ad, *Al Ṭabaqāt al Kubra*, 5:425. Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād*, 3:3. Taqī al Dīn Al Fāsī, *Al 'Uqad Al Thamīn fī Tarīkh al Balad al Amīn*, (Cairo), 4:34. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 54. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p: 136. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p:219,220

[84] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۲۶

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p: 226

[85] ایضاً

Ibid.

[86] ابن ندیم، الفہرست، ص: ۲۸۴۔ الذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ۱: ۳۳۱۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۶: ۳۱۰۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶۔ فاروق حمادہ، مصادر السیرۃ النبویۃ، ص: ۶۴۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۸۰

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p:284. Al Dhahabī, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ*, 1:331. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 6:310. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p: 136. Dr. Muḥammad Fārūq Ḥammadah, *Maṣadir al Sīrah al Nabaviyyah wa Taqwīmuhā*, p: 64. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p:280

[87] قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۸۱

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p: 281

[88] ابنِ ندیم، الفہرست، ص: ۱۱۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۶

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p: 114. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:136

[89] خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ۳۹۳-۳۹۴۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۵۵

Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād*, 4:393,394. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p: 255

[90] ابنِ سیّد الناس، عیون الاثر فی فنون المغازی والسیر، دار المعرفۃ، بیروت، ۲: ۳۴۴۔ الذہبی، العبر، ۱: ۴۰۴۔ ابنِ حجر، تہذیب التہذیب، ۹: ۲۴۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۶۴۔ فاروق حمادۃ، مصادر السیرۃ النبویۃ، ص: ۶۴۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۲۸۳

Ibn Sayyid Al Nās, *'Uyūn al Athar fī Funūn al Maghāḍī wal Athar*, (Beirūt: Dār al Ma'rifah), 2:344. Al Dhahabī, *Al 'Ibar fī Khabar man Ghabar*, 1:404. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 9:241. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p: 64. Dr. Farūq Ḥammādah, *Maṣādir al Sīrah al Nabawiyyah wa Taqvīmuha*, p:64. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p:283

[91] صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

[92] قاضی عیاض، ترتیب المدارک و تقریب المسالک، مطبوعہ بیروت، ۳: ۳۰-۳۱

Qāḍī 'Ayāḍ, *Tartīb ul Madārik wa Taqrīb ul Masālik*, (Beirūt), 3:30-31

[93] ابنِ ندیم، الفہرست، ص: ۱۶۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۳۵۶

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p:160. Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād*, 7:356

94 خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ۱۲۲-۱۲۳۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر ومغازی، ص: ۲۵۹

Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād*, 4:122,123. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 259

95 قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر ومغازی، ص: ۲۶۰

Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 260

96 اسماعیل بن محمد البغدادی، ھدیۃ العارفین، ۱: ۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ismā'īl bin Muḥammad Al Baghdādī, *Hadiyah al 'Ārafīn,* 1:4. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

97 اسماعیل بن محمد البغدادی، ھدیۃ العارفین، ۱: ۳۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ismā'īl bin Muḥammad Al Baghdādī, *Hadiyah al 'Ārafīn,* 1:3. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

98 ابن ندیم، الفہرست، ص: ۲۵۲۔ قاضی عیاض، ترتیب المدارک، ۳: ۱۶۸۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p:252. Qāḍī 'Ayāḍ, *Tartīb ul Madārik,* 3:168. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

99 الصفدی، خلیل بن ایبک، الوافی بالوفیات، ۶: ۱۲۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Al Ṣafdī, Khalīl bin Aybak, *Al Wāfī bil Wafayāt,* 6:121. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

100 ابن ندیم، الفہرست ص: ۲۸۷۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد ۶: ۳۲۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوین سیر ومغازی، ص: ۲۶۰

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p:287. Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād*, 6:32. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī,* p: 260

101 خطیب بغدادی، تاریخ بغداد ۳: ۴۲۳۔ ابن حجر، تہذیب التہذیب ۹: ۵۱۰

Khaṭīb Baghdādī, *Tarīkh e Baghdād*, 3:423. Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 9:510

102 ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱: ۱۵۳

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 1:153

103 ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۷: ۱۴۴-۱۴۵

Ibid., 7:144,145

104 اسماعیل بن محمد البغدادی، ھدیۃ العارفین، ۱: ۶۷۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ismā'īl bin Muḥammad Al Baghdādī, *Hadiyah al 'Ārafīn,* 1:67. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

105 ابن ندیم، الفہرست، ص: ۱۴۷۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p: 147. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

106 ابن خلکان، وفیات الاعیان، مطبوعہ اصفہان، ۷: ۶۶۔ الذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ۳: ۳۰۶۔ الذھبی، العبر، ۳: ۲۵۵۔ ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب، بیروت، ۳: ۳۴۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ibn Khalkān, *Wafayāt al A'yān*, (Asphān), 7:66. Al Dhahabī, *Tadhkirah al Ḥuffaẓ*, 3:306. Al Dhahabī, *Al 'Ibar fī Khabar man Ghabar*, 3:255. Ibn al 'Imād Al Ḥambalī, *Shadharāt al Dhahab*, (Beirūt), 3:344. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

107 ابن عبد البر، الدُّرر فی اختصار المغازی والسیر، قاہرۃ، دار المعارف، ۱۴۰۱ھ، ص: ۸-۱۱

Ibn 'Abd al Barr, *Al Durar fī Ikhtiṣār al Maghāzī wal Siyar,* (Cairo: Dār al Ma'ārif, 1401), p: 8-11

108 حاجی خلیفہ چلپی، کشف الظنون، ۲: ۱۴۶۰۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۷

Ḥaji Khlīfah, *Kashf al Ẓunūn*, 2:1460. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:137

109 حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۲: ۱۴۶۰-۱۷۴۷۔ صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۸

Ḥaji Khlīfah, *Kashf al Ẓunūn*, 2:1460 - 1747. Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:138

110 صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۲۶

Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:126

111 صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۱

Ibid., p:131

112 ابن ندیم، الفہرست، ص: ۱۱۳

Ibn Nadīm, *Al Fehrist*, p:113

113 صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۸

Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:138

114 ابن حجر، تہذیب التہذیب، ۲: ۱۰۶۔ قاضی اطہر مبارکپوری، تدوینِ سیر و مغازی، ص: ۱۸۹

Ibn Ḥajar, *Tahdhīb al Tahdhīb*, 2:106. Qāḍī Aṭhar Mubārakpūrī, *Tadvīn Siyar wa Maghāzī*, p: 189

115 مذکورہ کتاب قاہرہ سے ۱۳۴۷ھ میں شائع ہوئی۔

116 یہ کتاب قاہرہ سے پہلی مرتبہ ۱۲۹۷ھ میں شائع ہوئی، بعد ازاں ۱۳۰۳ھ میں دوبارہ شائع ہوئی۔

117 ۱۹۷۴ء میں بیروت سے شائع ہوئی، بعد ازاں عرب دنیا سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا اختر فتح پوری نے کیا جو نفیس اکیڈمی کراچی سے شائع ہوا۔ جبکہ مذکورہ کتاب کا انگریزی ایڈیشن "The Great Battle of Badr" کے نام سے ۱۹۷۰ء میں اسلامک پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوا۔ جس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

118 مذکورہ کتاب قاہرہ اور بیروت سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے، اس کا اردو ترجمہ مولانا اختر فتح پوری نے کیا اور یہ نفیس اکیڈمی کراچی سے متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔

119 محمد احمد باشمیل کی یہ کتاب بیروت سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں بار بار شائع ہو چکی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ اختر فتح پوری نے کیا، جو نفیس اکیڈمی کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔

120 یہ کتاب ۱۹۷۱ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔ مولانا اختر فتح پوری نے اس کا اردو ترجمہ کیا جو نفیس اکیڈمی کراچی سے پہلی مرتبہ مارچ ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا۔

121 صلاح الدین المنجد، معجم ماالّف عن رسول اللہ ﷺ، ص: ۱۳۳

Ṣalaḥ al Dīn Al Munjid, *Mu'jam ma 'Ullifa 'an Rasūlillah,* p:133

122 مذکورہ کتاب ۱۳۹۴ھ میں بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

[123] مذکورہ کتاب قاہرہ سے ۱۲۹۷ھ اور ۱۳۰۳ھ میں شائع ہوچکی ہے۔

[124] باشمیل کی یہ کتاب ۱۹۷۱ء میں بیروت سے شائع ہوچکی ہے۔ مولانا اختر فتح پوری نے اس کا اردو ترجمہ کیا جو نفیس اکیڈمی کراچی سے ۱۹۸۵ء میں شائع ہوچکا ہے۔

[125] یہ کتاب ۱۳۱۰ھ میں مصر سے شائع ہوچکی ہے۔

[126] مذکورہ کتاب ۱۹۲۲ء میں قاہرہ سے شائع ہوچکی ہے۔

[127] یہ کتاب ۱۹۷۲ء میں بیروت سے شائع ہوچکی ہے۔ مذکورہ کتاب کا اردو ترجمہ اختر فتح پوری نے کیا، جو نفیس اکیڈمی کراچی سے ۱۹۸۴ء میں شائع ہوچکا ہے۔